www.FaizAhmedOwaisi.com
www.FaizAhmedOwaisi.com

صغیرہ و کبیرہ گناہ

تصنیف لطیف

مفسر اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن

مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین ﷺ

صغیرہ وکبیرہ گناہ

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملت، مفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی دامت برکاتہم القدسیہ

()......☆......☆......☆......()

()......☆......☆......()

()......☆......()

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ ذی العزۃ والکبریاء والجلال o والصلوٰۃ والسلام علی النبی الھادی من الضلال o وعلی آلہ واصحابہٖ المکرمین المعظمین اولی الجمال والکمال o صلاۃ تنجوبھا من جمیع الافات والاھوال o

امابعد! انسان عموماً دنیا میں نشہ میں ہے اُسے بعد الموت اُٹھنے اور قیامت کے میدان میں حاضر ہوکر حساب دینے اور اعمال صالحہ سیۂ کی سزا و جزا پر اگرچہ ایمان بھی ہے تب بھی ''لااُبالی'' بنا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ نشہ ہرن ہوگا تو آنکھ کھلے گی (جیسے عموماً مرتے وقت آنکھ کھلی رہ جاتی ہے اگر انہیں ہاتھ سے بند نہ کیا جائے تو کھلی کی کھلی رہ جائیں) مرتے وقت اعمال کا نتیجہ سامنے ہوتا ہے مردے کو اب محسوس ہوتا ہے کہ الحمدللہ اُخروی زندگی نیکیوں میں گزریگی اس لئے کہ دنیا میں رسول اکرم ﷺ کی شریعت مقدسہ پر حتی الامکان زندگی بسر ہوئی ۔ اس کے برعکس خدا نہ کرے اگر زندگی برائیوں میں بسر کی تو سزائیں منہ کھولے نظر آتی ہیں اور بلوغت سے لیکر تا موت کی برائیاں سامنے ہوتی ہیں اور وہ اُن کے ذرہ ذرہ کو خود مطالعہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ وَنُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا (پارہ ۱۵، سورۃ الاسراء، ایت ۱۳)

ترجمہ: اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے سے لگا دی ہے اور اس کے لئے قیامت کے دن ایک نوشتہ نکالیں گے جسے کھلا ہوا پائے گا۔

اور فرمایا

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ o وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ o (پارہ ۳۰، سورۃ الزلزلۃ، ایت ۷، ۸)

ترجمہ: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا۔ اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

فقیر برائیوں، گناہوں کی فہرست پیش کر رہا ہے تاکہ انسان ان سے خائف رہے اور اُن سے بچنے کی تدبیر کر سکے۔

وماعلینا الا البلاغ

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

(یوم الاربعاء) ۴ رمضان ۱۴۱۱ھ مارچ ۱۹۹۱ء

بہاول پور۔ پاکستان

اے غافل ہشیار باش

کسی مسلمان کو اس میں ذرہ برابر بھی شک نہیں کہ آخر ایک دن مرنا ہے اور مرنے کے بعد اُٹھنا ہے۔ یہ عقیدہ بھی مسلمان کے دل میں راسخ ہے کہ مر کر اُٹھنے کے بعد حساب ہونا ہے اور حساب کیا ہے؟ دنیاوی زندگی کے اعمال کا سوال اور یہ اعمال ہی ہمارے دوزخ اور بہشت کے داخلہ کا موجب ہیں ہم صرف اُن اعمال کا ذکر کرتے ہیں جو دوزخ میں داخلہ کا سبب ہیں۔

مقدمہ

گناہ دو قسم کے ہیں (۱) صغیرہ (۲) کبیرہ۔ علماء کی ایک جماعت کا قول تو یہ ہے کہ ہر گناہ کبیرہ ہی ہے کوئی صغیرہ نہیں کیونکہ ہر گناہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ارشاد کی مخالفت ہے اور مخالفت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی کتنی ہی کم ہو وہ بھی سخت اور بڑا گناہ ہے۔ اس لئے اُس کو صغیرہ نہیں کہہ سکتے پھر جو صغیرہ و کبیرہ کی تقسیم میں مشہور و معروف ہے۔ یہ محض اضافی اور نسبتی ہے کہ بعض گناہ بمقابلہ دوسرے گناہ کے صغیرہ ہوتا ہے لیکن جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ گناہ بعض صغیرہ ہیں بعض کبیرہ۔ کیونکہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ بعض گناہ ایسے ہیں کہ اُن کے کرنے والے کو فاسق، مردود الشہادت سمجھا جاتا ہے اور بعض ایسے ہیں کہ اُن کے فاعل کو فاسق نہیں کہا جاتا اور اُس کی شہادت رد نہیں کی جاتی۔ قسم اول کو اصطلاح میں کبیرہ اور ثانی کو صغیرہ کہا جاتا ہے اور پہلی جماعت اور جمہور کا اختلاف بھی درحقیقت محض نام کا اختلاف ہے حقیقت میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ جمہور علماء جو بعض گناہوں کو صغیرہ کہتے ہیں اُس کا بھی یہ مطلب نہیں کہ اُن کے کرنے میں کوئی برائی نہیں یا معمولی خرابی ہے بلکہ اللہ اور رسول ﷺ کی مخالفت کی حیثیت سے ہر گناہ بڑا اور سخت وبال ہے آگ کا بڑا انگارہ جیسا تباہ کن ہے ویسے ہی چھوٹی چنگاری بھی ہے۔ بچھو چھوٹا ہو یا بڑا انسان کے لئے دونوں مصیبت ہیں۔

پھر اصطلاحی کبیرہ و صغیرہ کی تعریف میں علماء کے اقوال بہت مختلف ہیں مگر ان سب میں جو زیادہ جامع اور سلف صحابہ و تابعین سے منقول ہے وہ ہے کہ جس گناہ پر قرآن یا حدیث میں آگ اور جہنم کی وعید بصراحت آئی ہو وہ کبیرہ ہے اور جس پر اس کی تصریح منقول نہیں محض ممانعت وارد ہوئی ہے وہ صغیرہ ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جس گناہ پر انسان بے پروائی کے ساتھ ڈھیٹ ہو کر اقدام کرے وہ کبیرہ ہے خواہ کتنا ہی چھوٹا گناہ ہو اور جو گناہ اتفاق سرزد ہو گیا اور اس کے ساتھ وہ دل میں خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ ندامت و افسوس ساتھ ساتھ ہیں وہ صغیرہ ہے خواہ کتنا ہی بڑا ہو۔

بہر حال گناہ گناہ ہی ہے صغیرہ وکبیرہ کی تفریق سے انسان خدا تعالیٰ کی نافرمانی سے خارج نہیں ہوسکتا۔اس لئے چاہیے کہ ہر گناہ سے بچے تاکہ اُسے نافرمانوں کی فہرست میں نہ لکھا جائے۔

مسئلہ

امام رافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس گناہ کو صغیرہ کہا جاتا ہے وہ اُسی وقت تک صغیرہ ہے جب تک اُس پر اصرار اور دوام نہ کرے۔احیاناً صادر ہوجائے اور جو شخص کسی صغیرہ گناہ پر اصرار و دوام کرے وہ مثل مرتکب کبیرہ کے ہے۔

مسئلہ

جو شخص بہت سے صغیرہ گناہوں میں مبتلا ہو یہاں تک کہ اس کی اطلاعات پر غالب آجائیں وہ بھی فاسق مردود الشہادت ہے۔

ہم علمی بحث کو چھوڑ کر ایک فہرست دکھاتے ہیں اس میں غور سے دیکھ لیں کہیں آپ ان میں سے کسی جرم میں تو مبتلا نہیں۔

فہرستِ جرائم

(۱) شرک (اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات وافعال میں کسی کو شریک ماننا)

(۲) کفر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے احکام کا انکار کرنا)

(۳) زنا (عورت سے بدفعلی) کرنا۔

(۴) لواطت (لڑکے سے بدفعلی) کرنا۔

(۵) شراب پینا اگرچہ ایک قطرہ ہو اسی طرح تاڑی، گانجہ، بھنگ وغیرہ نشہ کی چیزیں۔

(۶) چوری کرنا۔

(۷) پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت لگانا۔

(۸) ناحق کسی کو قتل کرنا۔

(۹) شہادت کو چھپانا جب کہ اُس کے سوا اور کوئی شاہد نہ ہو۔

(۱۰) جھوٹی گواہی دینا۔

(۱۱) جھوٹی قسم کھانا۔

(۱۲) کسی کا مال غصب کرنا۔

(۱۳) میدان جہاد سے بھاگنا (جب کے مقابلہ کی قدرت موجود ہو)

(۱۴) سُود کھانا۔

(۱۵) یتیم کا مال ناحق کھانا۔

(۱۶) رشوت لینا۔

(۱۷) ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔

(۱۸) قطعی رحمی کرنا (قریبی رشتہ داروں کے حقوق ادا نہ کرنا)

(۱۹) رسول اللہ ﷺ کی طرف کسی قول وفعل کو بالقصد جھوٹ منسوب کرنا۔

(۲۰) رمضان میں بلا عذر کے قصداً روزہ توڑنا۔

(۲۱) ناپ تول میں کمی کرنا۔

(۲۲) کسی فرض نماز کو اپنے وقت سے مقدم یا مؤخر کرنا۔

(۲۳) زکوٰۃ یا روزہ کو اپنے وقت پر ادا نہ کرنا (عذر ومرض کی صورتیں مستثنیٰ ہیں)

(۲۴) حج فرض ادا کیے بغیر مر جانا (اگر موت کے وقت وصیت کردی اور حج کا انتظام چھوڑا تو گناہ سے نکل گیا)

(۲۵) کسی مسلمان کو ظلماً نقصان پہنچانا۔

(۲۶) کسی صحابی اور ایسے ہی اہلبیت کے کسی فرد کو بُرا کہنا۔

(۲۷) اُولیاءِ کرام اور علماء اور حُفاظِ قرآن کو بُرا کہنا، اُن کو بدنام کرنے کے درپے ہونا۔

(۲۸) کسی ظالم کے پاس کسی کی چغل خوری کرنا۔

(۲۹) دیاثت یعنی اپنی بیوی، بیٹی وغیرہ کو باختیار خود حرام میں مبتلا کرنا اُس پر راضی ہونا۔

(۳۰) قیادت یعنی کسی اجنبی عورت کو حرام پر آمادہ کرنا اور اُس کے لئے دلالی کرنا۔

(۳۱) باوجود قدرت کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑنا۔

(۳۲) جادو سیکھنا اور سکھانا یا اُس کا عمل کرنا۔

(۳۳)قرآن کو یاد کر کے بھلا دینا (یعنی باختیار خود لاپروائی سے بھلادیں کس مرض وضعف وغیرہ سے ایسا ہوجائے وہ اس میں داخل نہیں)

فائدہ

بعض علماء نے فرمایا کہ نسیانِ قرآن جو گناہ کبیرہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا بھول جائے کہ دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے۔

(۳۴)کسی جاندار کو آگ میں جلانا (سانپ، بچھو، تپے کی ایذا سے بچنے کی اگر کوئی صورت جلانے کے سوا نہ ہو تو مضائقہ نہیں)

(۳۵)کسی عورت کو اُس کے شوہر کے پاس جانے اور حقوقِ شوہری ادا کرنے سے روکنا۔

(۳۶)اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا۔

(۳۷)اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف ہونا۔

(۳۸)مُردار جانور کا گوشت کھانا (حالت اضطرار مستثنیٰ ہے)

(۳۹)خنزیر کا گوشت وغیرہ کھانا (حالت اضطرار مستثنیٰ ہے)

(۴۰)چغل خوری کرنا۔

(۴۱)کسی مسلمان یا غیر مسلم کی غیبت کرنا۔

(۴۲)جوا، تاش و دیگر لعب ولہو اور کھیل کھیلنا۔

(۴۳)مال میں اسراف (مصلحت وضرورت سے زائد خرچ کرنا)

(۴۴)زمین میں فساد پھیلانا خواہ اسلام کے اُمور میں ہی کیوں نہ ہو۔

(۴۵)کسی حاکم کا حق سے عدول کرنا۔

(۴۶)اپنی عورت کو ماں بیٹی کے مثل کہنا جس کو عربی میں ظہار کہا جاتا ہے۔

(۴۷)ڈاکہ زنی کرنا۔

(۴۸)کسی صغیرہ گناہ میں معاونت کرنا۔

(۴۹)معاصی پر کسی کی اعانت کرنا یا گناہ پر آمادہ کرنا۔

(۵۰)لوگوں کو گانا سنانا اور عورت کا گانا۔

(۵۱)لوگوں کے سامنے ستر کھولنا۔

(۵۲) کسی حق واجب کے ادا کرنے میں بخل کرنا۔

(۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو صدیق اکبر ، فاروقِ اعظم سے افضل کہنا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

(۵۴) خودکشی کرنا یا اپنے کسی عضو کو با اختیار خود تلف کرنا اور یہ دوسرے کو قتل کرنے سے زیادہ گناہ ہے۔

(۵۵) پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا لیکن آج کل تو کھڑے ہو کر پیشاب کرنا عادت بن گئی ہے۔

(۵۶) صدقہ (ہدیہ) دے کر احسان جتلانا اور تکلیف پہنچانا۔

(۵۷) قضا و قدر (تقدیر) کا انکار کرنا۔

(۵۸) اپنے امیر سے غداری کرنا، ایسے ہی ماں باپ، استاد و مرشد سے دھوکہ کرنا۔

(۵۹) نجومی یا کاہن کی تصدیق کرنا۔

(۶۰) لوگوں کے نسب پر طعنے دینا۔

(۶۱) کسی مخلوق کے لئے بطور تقرب جانور کی قربانی کرنا جیسے بتوں کے لئے (اولیاء کرام کے جانور مستثنیٰ ہیں اس لئے کہ وہ تقرب کے لئے نہیں بلکہ ایصالِ ثواب کے لئے ہوتے ہیں۔ اُویسی غفرلہٗ)

(۶۲) تہبند یا پاجامہ وغیرہ کو ازراہِ تکبر ٹخنوں سے نیچے لٹکانا۔

(۶۳) کسی گمراہی کی طرف لوگوں کو بلانا یا کوئی نئی رسم نکالنا۔

(۶۴) اپنے مسلمان بھائی کی طرف تلوار یا چاقو وغیرہ سے مارنے کا اشارہ کرنا۔

(۶۵) جھگڑے لڑائی کا خوگر ہونا۔

(۶۶) غلام کو خصی بنوانا یا اس کے کسی عضو کو کٹوانا یا اس کو سخت تکلیف دینا۔

(۶۷) احسان کرنے والے کی ناشکری کرنا۔

(۶۸) ضرورت سے زائد پانی میں بخل کرنا۔

(۶۹) حرم محترم میں الحاد و گمراہی پھیلانا (یہ ہر جگہ گناہ ہے مگر حرم میں حرام ہے)

(۷۰) لوگوں کے پوشیدہ عیوب کو تلاش کرنا اور اُن کے درپے ہونا۔

(۷۱) چوسر کھیلنا یا طبلہ سارنگی وغیرہ بجانا (اور ہر ایسا کھیل کھیلنا جس کی حرمت پر علماء کا اتفاق ہے گناہ کبیرہ میں داخل ہے)

(۷۲) بھنگ کھانا پینا (افیون و دیگر تمام نشہ آور اشیاء کا استعمال کرنا)

(۷۳) مسلمان کا کسی مسلمان کو کافر کہنا (بشرطیکہ وہ صحیح معنی میں مسلمان ہو اگر نام کا مسلمان ہو اور عقیدہ میں شیطان تو پھر ضرور کہنا چاہیے)

(۷۴) ایک سے زائد بیویاں ہوں تو اُن کے حقوق میں برابری نہ کرنا۔

(۷۵) استمنا بالید (اپنے ہاتھ سے مشت زنی کر کے شہوت پوری کرنا)

(۷۶) حائضہ عورت سے جماع کرنا۔

(۷۷) مسلمانوں پر اشیاء کی گرانی سے خوش ہونا۔

(۷۸) کسی جانور گائے، بکری وغیرہ سے جماع کرنا۔

(۷۹) عالم کا اپنے علم پر عمل نہ کرنا۔

(۸۰) کسی کھانے کو بُرا کہنا (بنانے یا پکانے کی خرابی بیان کرنا اس میں داخل نہیں)

(۸۱) گانے بجانے کے ساتھ رقص کرنا۔

(۸۲) دنیا کی محبت (یعنی دین کے مقابلہ میں دنیا کو ترجیح دینا)

(۸۳) بے ریش لڑکے کی طرف شہوت سے نظر کرنا۔

(۸۴) کسی دوسرے کے گھر میں جھانکنا۔

(۸۵) دوسرے کے گھر بلا اجازت داخل ہونا۔

(۸۶) غیر محرم عورت کی طرف بقصد دیکھنا۔

(۸۷) اجنبی عورت کے ساتھ تنہا مکان میں بیٹھنا یا اُس کو ہاتھ لگانا۔

(۸۸) کسی انسان یا جانور پر لعنت کرنا اگر وہ مستحق نہ ہو ورنہ جائز ہے۔

(۸۹) وہ جھوٹ جس میں کسی کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

(۹۰) کسی مسلمان کی ہجو کرنا اگرچہ اشارہ کنایہ سے ہو اور بات سچی ہو اگر جھوٹی ہو تو بہتان ہے۔

(۹۱) بالا خانہ وغیرہ پر بلا ضرورت چڑھنا جس سے لوگوں کے مکانات سامنے پڑیں۔

(۹۲) کسی مسلمان سے بلا عذر ترک تعلق رکھنا تین دن سے زائد۔

(۹۳) بغیر علم و تحقیق کے کسی کی طرف سے جھگڑا کرنا اور بعد علم و تحقیق کے خلافِ حق پر جھگڑا کرنا۔

(۹۴) نماز میں با اختیار خود ہنسنا یا کسی مصیبت کی وجہ سے رونا۔

(۹۵) مرد کو ریشمی لباس پہننا۔

(۹۶) اکڑ کر اور اترا کر چلنا۔

(۹۷) کسی فاسق کے پاس بیٹھنا اُٹھنا۔

(۹۸) مکروہ اوقات (طلوع وغروب اور نصف النہار کے وقت) میں نماز پڑھنا۔

(۹۹) ایام منہیہ (عیدین اور ایام تشریق) میں روزہ رکھنا۔

(۱۰۰) مسجد میں کسی مجنون یا اتنے چھوٹے بچے کو لے جانا جس سے مسجد کی تلویث کا خطرہ ہو۔

(۱۰۱) پیشاب یا پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے بیٹھنا۔

(۱۰۲) حمام میں بالکل ننگا ہو جانا اگرچہ لوگوں کے سامنے نہ ہو۔

(۱۰۳) صوم وصال یعنی اس طرح روزہ پر روزہ رکھنا کہ درمیان میں بالکل افطار نہ کرے۔

(۱۰۴) جس عورت سے ظہار کر لیا ہو کفارۂ ظہار ادا کرنے سے پہلے اس سے جماع کرنا۔

(۱۰۵) عورت کا بغیر محرم کے سفر کرنا (مجبوری ہجرت کرنا پڑے تو وہ اس سے مستثنیٰ ہے)

(۱۰۶) کھانے پینے کی ضروری چیزیں اناج وغیرہ کو گرانی کے انتظار میں روکنا۔

(۱۰۷) کسی چیز کا معاملہ دو شخصوں میں خرید وفروخت کا ہو رہا ہے یا کسی کی منگنی کسی جگہ لگی ہے اُس کا جواب ہونے سے پہلے اُس کی خریداری یا اُس کے پیغام میں رکاوٹ ڈالنا۔

(۱۰۸) گاؤں والے جو مال شہر میں بیچنے کے لئے لائیں اس کو بطورِ آڑھت کے فروخت کرنا۔

(۱۰۹) شہر میں آنے والے مال کو بازار میں آنے سے پہلے شہر سے باہر جا کر خریدنا۔

(۱۱۰) جمعہ کی اذان کے بعد بیع وشراء کرنا۔

(۱۱۱) سودے کے عیب کو اُس کی بیع کے وقت چھپانا۔

(۱۱۲) شوقیہ کتا پالنا (شکار کے لئے یا کھیت، باغ، گھر کی حفاظت کے لئے پالا جائے تو جائز ہے)

(۱۱۳) شراب کو اپنے گھر میں رکھنا۔

(۱۱۴) شطرنج کھیلنا۔

(۱۱۵) شراب کی خرید وفروخت کرنا۔

(۱۱۶) معمولی چیزیں ایک دولقمہ کی چوری کرنا۔

(۱۱۷) حدیث سنانے یا بتلانے پر اُجرت ٹھہرانا۔

(۱۱۸) کھڑے ہو کر پیشاب کرنا (لیکن آج کل یہ عمل تہذیب میں داخل ہے)

(۱۱۹) غسل خانہ یا پانی کے گھاٹ پر پیشاب کرنا۔

(۱۲۰) نماز میں سدل یعنی کپڑے کو اس کی وضع طبعی کے خلاف لٹکانا۔

(۱۲۱) بحالت جنابت (حاجت غسل) اذان دینا۔

(۱۲۲) بحالت جنابت مسجد میں بلا عذر داخل ہونا۔

(۱۲۳) نماز میں ایک کوکھ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا۔

(۱۲۴) نماز میں ایک لمبی چادر میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ نکالنا مشکل ہو۔

(۱۲۵) نماز میں کپڑے یا بدن کے ساتھ کھیلنا یعنی بلا ضرورت کسی عضو کو حرکت دینا یا کپڑے کو اُلٹ پلٹ کرنا۔

(۱۲۶) کسی نماز میں دائیں بائیں یا آسمان کی طرف دیکھنا۔

(۱۲۷) مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا۔

(۱۲۸) مسجد میں ایسے کام کرنا جو عبادت نہیں۔

(۱۲۹) روزہ کی حالت میں بی بی کے ساتھ مباشرت (ننگے ہو کر لپٹنا)

(۱۳۰) روزہ میں اپنی بی بی کا بوسہ لینا جب کہ اُس کو حد سے بڑھنے کا خطرہ ہو۔

(۱۳۱) زکوٰۃ ردی مال سے ادا کرنا۔

(۱۳۲) جانور کو پشت کی طرف سے ذبح کرنا۔

(۱۳۳) سڑی ہوئی مچھلی یا جو مر کر پانی کے اُوپر آ جائے اُس کا کھانا۔

(۱۳۴) مچھلی کے سوا کوئی دوسرا جانور مرا ہوا کھانا۔

(۱۳۵) حلال اور مذبوح جانور کے اعضائے مخصوصہ اور مثانہ اور غدود کا کھانا۔

(۱۳۶) حکومت کی طرف سے (بلا ضرورت) چیزوں کا بھاؤ مقرر کرنا۔

(۱۳۷) لڑکی عاقلہ بالغہ کا اپنا نکاح خود بلا اجازت ولی کرنا (جب کہ ولی بلا وجہ نکاح میں مانع نہ ہو)

(۱۳۸) نکاح شغار یعنی ایک لڑکی کے مہر میں بجائے روپے پیسے کے اپنی لڑکی دینا (وٹہ سٹہ اور وہ صورت جس کو ہمارے عرف میں وٹہ سٹہ، آنٹا سانٹا کہتے ہیں اُس میں دونوں لڑکیوں کا مہر علیحدہ علیحدہ مقرر ہوتا ہے وہ اس میں داخل نہیں جائز ہے) بخلاف وہابیوں کے یہ نکاح اُن کے نزدیک ناجائز ہے۔

(۱۳۹) زوجہ کو بلاضرورت بائن طلاق دینا (بلکہ رجعی طلاق دینا چاہیے)

(۱۴۰) بحالت حیض طلاق دینا (خلع کی صورت مستثنیٰ ہے)

(۱۴۱) جس طہر میں جماع کر چکا ہے اُس میں طلاق دینا۔

(۱۴۲) مطلقہ بی بی سے بذریعہ فعل (جماع وغیرہ کے) رجعت کرنا (بلکہ اول رجعت قول سے ہونی چاہیے)

(۱۴۳) عورت کو تکلیف پہنچانے اور عدت طویل کرنے کے خیال سے رجعت کرنا۔

(۱۴۴) عورت کو تکلیف پہنچانے کے خیال سے ایلاء کرنا (یعنی اُس کے پاس جانے سے قسم کھانا)

(۱۴۵) اپنی اولاد کو چیز دینے میں برابری نہ کرنا (ہاں کسی لڑکے لڑکی میں علم و صلاحیت زیادہ ہونے کے سبب اُس کو کچھ زیادہ دیدے تو مضائقہ نہیں)

(۱۴۶) قاضی و حاکم کا مقدمہ کے فریقین کے ساتھ نشست میں یا اپنی توجہ میں برابری نہ کرنا۔

(۱۴۷) بادشاہ کا انعام قبول کرنا۔

(۱۴۸) جس شخص کے پاس مال حرام زیادہ، حلال کم ہو اُس کا ہدیہ یا دعوت بغیر عذر کے بلاتحقیق قبول کرنا۔

(۱۴۹) مقبوضہ زمین کی پیداوار سے کھانا۔

(۱۵۰) مقبوضہ زمین میں داخل ہونا اگر چہ نماز ہی کے لئے ہو۔

(۱۵۱) غیر کی زمین میں بدون اس کی اجازت کے چلنا۔

(۱۵۲) کسی جانور کا مثلہ کرنا یعنی ناک کان وغیرہ کاٹنا۔

(۱۵۳) کسی حربی کافر یا مرتد کو تین روز تک توبہ کر کے مسلمان ہونے کی دعوت دینے سے پہلے قتل کر دینا۔

(۱۵۴) عورت مرتدہ کو قتل کرنا۔

(۱۵۵) نماز میں جو سجدۂ تلاوت واجب ہو اُس کو مؤخر کرنا یا چھوڑ دینا۔

(۱۵۶) نماز کے لئے کسی خاص سورت کی قرأت کو مقرر کرنا۔

(۱۵۷) جنازہ کی چارپائی کو ڈولی کی طرح بانس باندھ کر اُٹھانا۔

(۱۵۸) بغیر ضرورت کے دو آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا۔

(۱۵۹) جنازہ کی نماز مسجد کے اندر پڑھنا۔

(۱۶۰) کسی تصویر کے سامنے یا دائیں بائیں ہوتے ہوئے نماز پڑھنا یا اُس پر سجدہ کرنا۔

(۱۶۱) دانتوں کو سونے کے تاروں سے باندھنا۔

(۱۶۲) سونے چاندی کے برتن استعمال کرنا۔

(۱۶۳) مُردہ کے چہرہ کو بوسہ دینا۔

(۱۶۴) کافر کو بلا ضرورت ابتدا سلام کرنا (ہاں وہ سلام کرے تو جواب میں "وعلیک" یا "ہداک اللہ" کہنا چاہیے) ایسے ہی بد مذاہب جیسے قادیانی، وہابی، شیعہ وغیرہ۔

(۱۶۵) مخالف اسلام قوم کے ہاتھ ہتھیار فروخت کرنا۔

(۱۶۶) خصی غلام سے خدمت لینا یا اس کے کسب سے کھانا۔

(۱۶۷) بچوں کو ایسا لباس پہنانا جو بالغ کے لئے ممنوع ہے۔

(۱۶۸) اپنا دل بہلانے کے لئے گانا (معتدقول کے موافق)

(۱۶۹) کسی عبادت کو شروع کرکے باطل کرنا۔

(۱۷۰) بیوی یا کنیز کے ساتھ کسی ایسے شخص کی موجودگی میں جماع کرنا جو عقل و ہوش رکھتا ہو اگرچہ سو رہا ہو (بہت چھوٹا بچہ مستثنیٰ ہے)

(۱۷۱) کسی امرد حاکم کے استقبال کے لئے نکلنا۔

(۱۷۲) لوگوں کا راستہ تنگ کرکے کھڑا ہونا یا راستہ پر بیٹھ جانا۔

(۱۷۳) اذان سننے کے بعد گھر میں بیٹھ کر اقامت کا انتظار کرتے رہنا جبکہ جماعت ملنے میں کوتاہی ہو جائے۔

(۱۷۴) پیٹ بھرنے کے بعد زیادہ کھانا (روزہ یا مہمان کی وجہ سے کچھ زیادہ کھایا جائے وہ مستثنیٰ ہے)

(۱۷۵) بغیر بھوک کے کھانا (کسی مرض کے سبب بھوک نہ لگے اور قوت کے لئے غذا ضروری ہو تو مستثنیٰ ہے)

(۱۷۶) عالم، بزرگ، باپ کے سوا کسی کے ہاتھ چومنا (وہابی مطلقاً ناجائز کہتے ہیں)

(۱۷۷)محض ہاتھ کے اشارہ سے سلام کرنا(مخاطب کے بہرہ ہونے یا درد ہونے کے سبب زبان کے ساتھ ہاتھ سے بھی اشارہ کردے تو مضائقہ نہیں)

(۱۷۸)تلاوتِ قرآن کرنے والے کو اپنے باپ یا استاد کے سوا کسی کے لئے تعظیماً کھڑا ہونا۔

(۱۷۹)مسلمان سے بدگمانی کرنا۔

(۱۸۰)حسد کرنا۔

(۱۸۱)تکبر وخود پسندی۔

(۱۸۲)گانا سننا۔

(۱۸۳)جنابت(غسل کی حاجت)والے کو مسجد میں بلا عذر بیٹھنا۔

(۱۸۴)کسی مسلمان کی غیبت سن کر سکوت کرنا۔

(۱۸۵)مصیبت پر آواز کے ساتھ چلا کر رونا اور سینہ کوبی وغیرہ کرنا۔

(۱۸۶)جو لوگ کسی شخص کی امامت سے ناراض ہوں اُن کی امامت کرنا اگر چہ اُن کی ناراضی بے وجہ ہو اور اُس میں عیب نہ ہو۔

(۱۸۷)خطبہ کے وقت کلام کرنا۔

(۱۸۸)مسجد میں لوگوں کی گردنوں کو پھلانگ کر آگے بڑھنا۔

(۱۸۹)مسجد کی چھت پر نجاست ڈالنا۔

(۱۹۰)راستہ میں نجاست ڈالنا۔

(۱۹۱)اپنا لڑکا جس کی عمر سات سال سے زائد ہو اُس کے ساتھ ایک بستر میں سونا۔

(۱۹۲)تلاوتِ قرآن پاک بحالت جنابت یا حیض ونفاس۔

(۱۹۳)لغو وباطل چیزوں میں وقت ضائع کرنا مثلاً سلاطین کے ناز ونعمت کا تذکرہ۔

(۱۹۴)بے فائدہ کلام کرنا۔

(۱۹۵)کسی کی مدح میں مبالغہ کرنا۔

(۱۹۶)کلام میں بہ تکلف قافیہ بندی یا زوردار بنانے کے لئے تصنع کرنا۔

(۱۹۷) گالی گلوچ اور زبان درازی کرنا۔

(۱۹۸) ہنسی دل لگی میں افراط (زیادتی کرنا)

(۱۹۹) کسی کے بھید کو ظاہر کرنا۔

(۲۰۰) احباب واصحاب کے حق میں کوتاہی کرنا۔

(۲۰۱) وعدہ کرتے وقت ہی دل میں وعدہ پورا کرنے کا ارادہ نہ ہونا۔

(۲۰۲) دینی اُمور کی بے حرمتی کے بغیر زیادہ غصہ کرنا۔

(۲۰۳) بے حمیتی کرنا یعنی اپنے عزیز وقریب دوست کو باوجود قدرت کے ظلم سے نہ بچانا۔

(۲۰۴) زکوٰۃ یا حج کو بلا عذر کے مؤخر کرنا (اور بعض کے نزدیک یہ کبائر میں داخل ہے)

(۲۰۵) سُستی کی وجہ سے جماعت ترک کرنا۔

(۲۰۶) خلافِ حق طرف داری کرنا۔

(۲۰۷) کسی ذمی غیر مسلم کو "اے کافر" کہہ کر خطاب کرنا جب کہ اُس کو اس سے تکلیف ہوتی ہو۔

(۲۰۸) ان لفظوں سے دعا کرنا **بمقعد العزمن عرشك۔**

فائدہ

علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے رسالہ "صغائر وکبائر" میں مذکورہ تعداد اسی ترتیب کے ساتھ لکھی ہے جس میں ایک سوتین کبائر اور ایک سو اٹھائیس صغائر کُل دوسو اکتیس ہیں۔

اور علامہ ابن حجر نے اس سے بہت زیادہ تعداد لکھی ہے پھر جن گناہوں کو ابن نجیم نے صغائر میں شمار کیا ہے اُن میں اکثر وہ ہیں کہ اُن کو ابن حجر نے زواجر میں کبائر میں شمار فرمایا ہے یہ اختلاف بظاہر صغیرہ کبیرہ کے تعریف کے اختلاف پر مبنی ہے اور یہ پہلے لکھا جاچکا ہے کہ کسی گناہ کے صغیرہ ہونے کا یہ مطلب کسی کے نزدیک نہیں ہے کہ اس کا ارتکاب معمولی بات ہے یا اُس سے بچنے کی زیادہ فکر ضروری نہیں بلکہ یہ فرق محض ایک اصطلاحی فرق ہے ورنہ حق سبحانہ تعالیٰ کی نافرمانی ہونے کی حیثیت سے ہر گناہ شدید اور مصیبت عظیم ہے (اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر گناہ سے بچائے آمین)

آخری بات

فقیر نے نمونے کے طور پر چند گناہ گنوائے ہیں ان سے اور دیگر ہر طرح کے گناہ سے بچنے کا ایک فائدہ یہ ہے کہ

دوزخ کی سزا اور عذاب سے حفاظت ہوگی۔

لیکن شرط یہ ہے عقائد اسلامیہ بمطابق اہلسنت و جماعت نصیب ہوں اگر عقائد اہلسنت کے خلاف کسی غلط عقیدہ کا تصور دل میں جم گیا ہے تو تمام عبادات بے کار ہونگی۔ عقائد پر علمائے اہلسنت کے رسائل عام ہیں۔ فقیر کا رسالہ ''عقائدِ اہلسنت'' کا مطالعہ کریں۔

فقط هذا آخر رقمه قلم

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ